آج ہم یہ مضمون یہیں ختم کر رہے ہیں اور آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ اصل مسئلہ پر سیر حاصل کلام کرینگے اور بتائینگے کہ قرآن کے آسان ہونے کی حقیقت کیا ہے؟ اور کیا قرآن بغیر سنت کے پورے طور پر سمجھ میں آبھی سکتا ہے؟

پچھلے دنوں علامہ سید سلیمان ندوی مدظلہم کسی ضرورت سے دہلی تشریف لائے تھے، آپ نے بڑا کرم فرمایا کہ "ندوۃ المصنفین" کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے عزت بخشی موصوف انتہائی بے تکلفی اور خوش دلی سے رفقائے ادارہ کے ساتھ مختلف مسائل پر تبادلۂ خیالات فرماتے رہے۔ دوران گفتگو میں یہ چیز بار بار نمایاں ہوتی تھی کہ آپ کو ندوۃ المصنفین کی اہمیت و ضرورت کا پورا پورا احساس ہے۔ ادارے کے طریق کار کے متعلق آپ نے بعض نہایت ہی مفید اور قیمتی مشوروں سے مستفیض فرمایا۔ ایک نامور اور کامیاب مصنف کے وسیع تجربوں سے اس تھوڑی سی فرصت میں جو کچھ استفادہ کیا جا سکتا تھا کیا گیا۔ یہ پُرلطف مجلس نماز جمعہ کے بعد سے مغرب تک قائم رہی تمام کارکنان ادارہ مولانا کی اس کرم گستری کے دل کی گہرائیوں سے شکرگذار ہیں۔

مولوی عبدالصمد صارم سیوہاروی نے پہلے دیوبند میں علوم اسلامیہ کی تکمیل کی، پھر مدرسہ فتحپوری دہلی میں داخل ہو کر مولوی فاضل پنجاب کا امتحان دیا اور اعلیٰ نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ اب چند ماہ سے مصر میں مقیم ہیں جامع ازہر میں تعلیم پا رہے ہیں۔ عربی ادب کا ذوق شروع ہی سے ہے۔ اُن کے والد ماجد قاضی ظہور الحسن صاحب ناظم سیوہاروی کے خط سے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ اُنھوں نے شاہ فاروق کی مدح میں ایک عربی قصیدہ لکھ کر پیش کیا تھا جس کو پسند کیا گیا، اور اسی سلسلہ میں مصر کے اخبار البلاغ نے ۸ اگست کی اشاعت میں آنعزیز کی تصویر شائع کی۔ مصر کے ایک پروفیسر نے اُنکی کتاب تاریخ تفسیر کی بھی تعریف کی ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ آنعزیز اپنے ذوق علم و ادب کی تکمیل کر کے بخیریت ہندوستان آئیں اور اپنے مذہب کی بیش از بیش مفید خدمات انجام دے سکیں۔